اولاد کے حصول کے لئے بطورِ علاج حیض کی حالت میں ہمبستری کرنا

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3577

تاریخ اجراء: 21 شعبان المعظم 1446 ھ / 20 فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

میری شادی کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اور میری اولاد نہیں ہے، ڈاکٹر سے علاج کروا رہی ہوں، ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ حمل کے لیے حیض کے ایام میں ہمبستری کرنی ہو گی، اس صورت میں حمل ہو سکتا ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہو گا؟ برائے کرم جواب ارشاد فرمادیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولاد کا ہونا اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے اور اس کے حصول کے لیے شریعت میں صرف جائز طریقہ اختیار کرنے کی ترغیب موجود ہے جبکہ حالت حیض میں شوہر کے لیے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا حرام بلکہ اس حالت میں ہمبستری حلال جان کر کرنے کو علماء نے کفر کہا ہے نیز اس حالت میں ہمبستری کرنا تو دور کی بات شوہر کے لیے عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کے حصے کو اپنے کسی بھی عضو سے بغیر کسی موٹے حائل کے چھونا، چاہے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے، بہر صورت ناجائز و حرام ہے۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں ڈاکٹر کے کہنے پر آپ حیض کی حالت میں اپنے شوہر سے ہر گز ہر گز ہمبستری نہیں کر سکتیں کہ اولاد کا حصول ایک منفعت ہے اور شریعت مطہرہ میں محض تحصیلِ منفعت کے لیے حرام کام کی اجازت نہیں ہے۔ نیز ڈاکٹر کا اس کام کی ترغیب دلانا بھی جائز نہیں ہے۔

سنن ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”من أتى حائضا، أو امرأة في دبرها، أو كاهنا، فقد كفر بما أنزل على محمد“ یعنی جو حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے، تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ (جامع ترمذی، جلد 1، صفحہ 242، رقم الحدیث: 135، مطبوعہ: مصر)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی یہ تینوں شخص قرآن وحدیث کے منکر ہو کر کافر ہو گئے۔ خیال رہے کہ یہاں سے شرعی کفر ہی مراد ہے اسلام کا مقابل۔ اوران سے وہ لوگ مراد ہیں جو عورت سے دبر (یعنی پچھلے مقام) میں یا بحالتِ حیض صحبت کو جائز سمجھ کر صحبت کریں۔“ (مرأۃ المناجیح، جلد1، صفحہ308، مطبوعہ: مکتبہ اسلامیہ)

بدائع الصنائع میں ہے: ”یحرم القربان فی حالتی الحیض والنفاس“ یعنی: حیض ونفاس کی حالت میں جماع حرام ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، ج01، ص167، دار الحدیث، القاھرۃ)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے ”ویمنع ۔۔۔ وطؤھا (یکفر مستحلہ) ۔۔۔ وکذا مستحل وطء الدبر عند الجمھور“ ملتقطا“ ترجمہ: اور حائضہ عورت سے وطی ممنوع ہے، اور اس کو حلال جاننے والے کی تکفیر کی جائے گی، اور جمہور کے نزدیک یہی حکم عورت کے پچھلے مقام میں وطی کو حلال جاننے والے کا ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد1، صفحہ 533، 542، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "کلیہ یہ ہے کہ حالتِ حیض میں ونفاس میں زیرِ ناف سے زانو تک عورت کے بدن سے بلا کسی ایسے حائل کے جس کے سبب جسمِ عورت کی گرمی اس کے جسم کو نہ پہنچے، تمتع جائز نہیں یہاں تک کہ اتنے ٹکڑے بدن پر شہوت سے نظر بھی جائز نہیں اور اتنے ٹکڑے کا چھونا بلا شہوت بھی جائز نہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج04، ص353، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "ہاں مجرد تحصیل منفعت کے لئے کوئی ممنوع مباح نہیں ہوسکتا مثلاً جائز نوکری تیس روپیہ ماہوار کی ملتی ہو اور ناجائز ڈیڑھ سو روپیہ مہینہ کی تو اس ایک سو بیس روپے ماہانہ نفع کے لئے ناجائز کا اختیار حرام ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد21، صفحہ197، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net